Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ المصلح

فی پرچہ ۲

۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی ۔ اے

جلد ۵ | ۲۳ ہجرت ۱۳۳۲ ہش ، ۲۳ مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۴۸

پاکستان میں مذہبی اور فرقہ وارانہ عصبیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں

ہمارا دستور تمام شہریوں کو مذہبی آزادی کی پوری ضمانت دیتا ہے ۔ وزیر اعظم پاکستان کی پریس کانفرنس

کراچی ۲۲ مئی ۔ آج صبح وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ایک پریس کانفرنس منعقد کی جس میں آپ نے اخباری نمائندوں کے سامنے پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ مذہبی تعصب اور فرقہ پرستی کی پر زور مذمت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں مذہبی یا فرقہ دارانہ عصبیت کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ اسلام عدم رواداری کی اجازت نہیں دیتا ہمارا دستور پاکستان کے تمام شہریوں کو مذہبی آزادی کی پوری ضمانت دیتا ہے ۔ حکومت نے تمام متعلقہ حکام کو واضح ہدایات جاری کر دی ہیں کہ مذہبی یا فرقہ دارانہ جھگڑوں کو کسی حال میں بھی ایسی صورت اختیار کرنے کی اجازت نہ دی جائے کہ جو امن عامہ کے لئے خطرے کا موجب ثابت ہو ۔ اسی طرح اگر اختلاف عقائد کو بنا پر کسی قسم کی جارحانہ سرگرمی کا اظہار ہو ۔ تو اس کا سر بھی نہایت سختی کے ساتھ کچل دیا جائے ۔ حکومت نے سرکاری ملازمین کے لئے فرقہ دارانہ عقائد کی تبلیغ ممنوع قرار دے دی ہے ۔ اگر کوئی سرکاری ملازم ان ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہوا پایا گیا ۔ تو اسے برطرف کیا جا سکیگا ۔ میری حکومت ان ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کا پورا تہیہ کر چکی ہے ۔ آپ نے مزید فرمایا ۔ میں ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کی اہمیت کے متعلق بھی کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ ہر محب وطن پاکستانی کا یہ فرض ہے ۔ کہ وہ اس بات کا خاص خیال رکھے ۔ کہ غیر ملکی ایجنٹ اور شر پسند عناصر ہرگز اس قابل نہ رہیں ۔ کہ وہ ملک میں نفاق کا بیج بونے فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے یا افرا تفری پھیلانے میں کامیاب ہو سکیں ۔ میری حکومت قومی استحکام یا ملکی مفاد کے کسی خطرے کو بھی برداشت نہیں کرے گی ۔ خواہ یہ خطرہ کسی بھی حلقے کی طرف سے اور کسی بھی روپ میں کیوں نہ ظاہر ہو ۔ ہر ایسی سرگرمی یا جد و جہد جس سے ملک کے نقاد و استحکام ملک کے لئے خطرہ پیدا ہونے کا امکان ہو ۔ پوری سختی کے ساتھ کچل دی جائیگی ۔ ہر قسم کی غیر قانونی حرکات یا تخریبی سرگرمیوں کا قلع قمع ضروری ہے ۔ امن و امان بہر حال پوری طرح برقرار رکھا جائیگا ۔ مجھے یقین ہے ۔ کہ اس بارے میں مجھے پوری قوم کی تائید و حمایت حاصل ہے ۔ ہمیں قومی اتحاد اور ملکی سالمیت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے ۔ یہ فکر و عمل کے اتحاد ہی کی برکت تھی ۔ کہ پاکستان کا قیام ممکن ہوا ۔ اور یہ اسی اتحاد کی بدولت ہی ترقی سے ہمکنار ہو کر خوشحال رہ سکتا ہے ۔ ہم سب پاکستانیوں نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے ۔ کہ ہم متحدہ طور پر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے جائیں گے ۔ اور اقوام عالم میں پاکستان کے عز و وقار پر چار چاند لگاتے اور اسے مستحکم سے مستحکم تر بنانے میں کسی بھی مقدور بھر کوشش سے دریغ نہیں کریں گے

(باقی صفحہ پر)

کراچی ۲۲ مئی ۔ منشی گنج میں ایک موٹر لانچ ڈوب جانے سے جو عظیم جانی نقصان ہوا ہے ۔ گورنر جنرل اور وزیر اعظم نے اس حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کے رشتہ داروں اور زخمیوں کو ہمدردی کے پیغام بھیجے

پیرزادہ عبد الستار کی کابینہ نے حلف اٹھا لیا

کراچی ۲۲ مئی ۔ آج دوپہر کے ایک بجکر ۱۵ منٹ پر سندھ کے نئے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبد الستار کی کابینہ نے سندھ گورنمنٹ ہاؤس میں حلف اٹھایا ۔ نئی کابینہ میں چھ وزیر ہیں ۔ عہدوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے ۔ پیرزادہ عبد الستار وزیر اعلیٰ سیاسی امور قانون امور داخلہ آبادکاری اور رشوہ بیراج ۔ سید علی محمد راشدی ۔ مال ۔ ہسپتال اور صحت عامہ ۔ سید علی نواز تالپور ۔ لوکل سیلف گورنمنٹ اور صنعتیں ۔ غلام رسول کیہر ۔ خوراک ۔ زراعت اور سول سپلائی ۔ قاضی اکبر ۔ تعلیم اور خزانہ ۔ مسٹر عبد المنان تعمیرات عامہ ۔ جس میں سندھ بیراج شامل نہیں ہوں گے پیرزادہ عبد الستار نے رسم حلف وفاداری کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ جلد ہی دو اور وزیروں کو کابینہ میں شامل کریں گے جن میں سے ایک مہاجر ہوگا ۔ چار پانچ نائب وزیر بھی مقرر کئے جائیں گے ۔ مزید دو وزیر لینے کے بعد عہدوں کی تقسیم دوبارہ کی جائے گی ۔ پاکستان بننے کے بعد پیرزادہ کی وزارت سندھ کی آٹھویں وزارت ہے ۔ اس سے پہلے کی کابینہ اور نئی کابینہ کی تشکیل مسٹر کھوڑو نے کی تھی

مودودی صاحب اور اختر علی خاں کی رہائی کا سوال

سرکاری ترجمان کی وضاحت

کراچی ۲۲ مئی ۔ امیر جماعت اسلامی سید ابو الاعلیٰ مودودی اور ایڈیٹر روزنامہ زمیندار اختر علی خاں کی رہائی کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے ۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے آج ایک سرکاری ترجمان نے کہا ۔ کہ مرکزی حکومت ان کی رہائی کے سوال پر اس وقت غور کرے گی ۔ جب ان دونوں کی طرف سے

امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۲ مئی ۔ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ برائے جنوبی ایشیا و افریقہ مسٹر ہنری اے بائی روڈ اور باہمی تحفظ کے ادارے کے ڈائرکٹر مسٹر سٹیسن کے ہمراہ آج شام نئی دہلی سے کراچی پہنچ گئے ۔ ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر ڈلس نے کہا کہ ہم حکومت پاکستان سے ایسے معاملات میں بات چیت کریں گے ۔ جن کا امریکہ اور پاکستان دونوں سے تعلق ہے ۔ ہوائی اڈہ پر وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان امریکی سفیر متعینہ پاکستان مسٹر ہلڈرتھ ۔ امریکی سفیر متعینہ طہران مسٹر لوائے ہینڈرسن ۔ حکومت پاکستان اور امریکی سفارتخانے کے افسران نے آپ کا استقبال کیا ۔ گورنر جنرل کی نمائندگی ان کے ملٹری سیکرٹری نے کی مسٹر ڈلس پاکستان میں ۳ روز قیام کریں گے

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۱ مئی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

برما سے فوجیں ہٹانے کے متعلق

چار طاقتی کانفرنس

بنکاک ۲۲ مئی ۔ مئی ۱۹۵۰ء کی ۲۵ تاریخ کو بنکاک میں برما ۔ امریکہ ۔ تھائی لینڈ اور کومنتانگ چین کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی ۔ جس میں برما سے نیشنلسٹ چین کی فوجیں ہٹانے کا منصوبہ تیار کیا جائے گا ۔

مصر جمہوریہ بن جائے گا

قاہرہ ۲۲ مئی ۔ قاہرہ سے ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے ۔ کہ چند دن کے اندر اندر مصر اپنے جمہوریہ ہونے کا اعلان کر دے گا

مرکزی کپاس کمیٹی کا نواں اجلاس

کراچی ۲۲ مئی ۔ آج کراچی میں مرکزی کپاس کا نواں اجلاس ہوا ۔ جس کی صدارت وزیر خوراک و صنعت خان عبد القیوم خان نے کی ۔ خان عبد القیوم خان نے پاکستان میں روئی کی حالت کے متعلق اطمینان کا اظہار کیا ۔

بہاولپور میں رمضان کے لئے گیہوں کی قیمت میں کمی

بغداد الجدید ۲۲ مئی ۔ حکومت بہاولپور نے . . . . . گیہوں کی قیمت سولہ روپے سے گھٹا کر ساڑھے تیرہ روپے من مقرر کر دی ہے ۔ یہ رعایت صرف ماہ رمضان کے لئے دی گئی ہے ۔ اس سے حکومت کو ساڑھے تین لاکھ روپے کا نقصان ہوگا ۔ رمضان المبارک کے بعد گیہوں کی قیمت پر نظر ثانی کی جائیگی ۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے قلم پرنٹنگ پریس میں دو رپرنٹ کرا کر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۳ء

سندھ کی وزارت

سندھ مسلم لیگ کی اسمبلی پارٹی نے پیرزادہ عبدالستار کو پارٹی لیڈر منتخب کیا ہے۔ گورنر جنرل ہز ایکسی لنسی غلام محمد نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ جس دن گورنر سندھ کے طلب کردہ وزرا اپنے عہدوں کا چارج لیں گے۔ اس دن سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۲ الف کے تحت گورنر سندھ کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ گورنر جنرل کے اعلان کے ذریعہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء کا وہ اعلان منسوخ ہوتا ہے۔ جو ایکٹ مذکور کی دفعہ مذکورہ کے تحت جاری کیا گیا تھا جس کے ذریعہ گورنر سندھ کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ گورنر جنرل کی جانب سے صوبائی مجلس قانون ساز کے تمام اختیارات سنبھال لیں ؛

صوبہ سندھ کے عوام مبارکباد کے مستحق ہیں کہ صوبہ میں پھر عوامی راج کا آغاز ہو رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اپنے جن نمائندوں کو اعتماد کر کے اس نے منتخب کیا۔ اور مجلس قانون ساز میں بھیجا ہے۔ آئندہ بھی ان پر پورا پورا اعتماد رکھیں گے۔ اور یہ نمائندگان بھی اپنے اس اعتماد کو عوام کی صحیح قومی خدمت کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ تقویت پہنچائیں گے۔ بلکہ عوام نے تو جن لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کرنا تھا کر لیا۔ اب زیادہ تر نمائندگان کی حسن کارکردگی کے مظاہرے کا وقت ہے۔ اور ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ نمائندگان نے اپنے ووٹروں سے جن جن کارکردگی کے وعدے کئے ہیں۔ وہ ان کو سرانجام دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ اور ہر ذاتی انتفاع سے بالا ہو کر دیانت۔ محنت اور پورے پورے جذبۂ حب الوطنی سے متاثر ہو کر قومی خدمات سرانجام دیں گے جو نہ صرف صوبہ کے عوام کی بہبودی و فلاح کے حامل ہوں گے۔ بلکہ تمام ملک و قوم کی ترقی کا باعث ہوں گے۔

نمائندگان خاصکر وزرا کو جن کے سپرد براہ راست اہم قومی کام سپرد کئے جاتے ہیں۔ ان کی قوت کارکردگی عوام ہی کی طرف سے ان کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ عوام ان کی کارکردگی کی قابلیت کی وجہ سے اور اس خیال سے ہی ان کو منتخب کرتے ہیں کہ وہ حکومت کے کاروبار کی سرانجام دہی میں ان ہی کے مفادات اور انہی کے جذبات کا خیال رکھیں گے۔

دفعہ ۹۲ الف کے تحت کسی صوبہ میں گورنری راج ہونے کے یہ معنے ہیں کہ عوام کے نمائندوں نے اپنے عہدوں کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ اور اس اعتماد کے نا اہل ثابت ہوئے ہیں۔ جو عوام نے ان پر کیا تھا۔ کسی صوبہ کے لئے اس سے بڑی کوئی سزا نہیں کہ عوامی حکومت کو معطل کرنا پڑے اور اس کی جگہ گورنری راج قائم ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو عوام نے انتخاب میں ہوشیاری اور عقلمندی سے کام لیا۔ اور نہ نمائندگان نے ہی دیانت سے کام کیا۔

سندھ میں جیسا کہ واضح ہے آج تقریباً سترہ ماہ کے بعد عوامی حکومت از سر نو قائم ہوئی ہے۔ مقام شکر ہے کہ سندھ کے حالیہ انتخابات میں کسی قسم کی دھاندلی نہیں ہونے پائی۔ اور وہ نہایت دیانت سے سرانجام پائے ہیں۔ اس سے ہمیں امید پڑتی ہے۔ کہ یہ صوبہ اپنے تلخ تجربہ کے بعد پھر اسے دہرانے سے بچ رہے گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ نمائندگی یا وزارت کسی کی ذاتی جاگیر نہیں ہوتی۔ اور جو لوگ اس کو ذاتی جاگیر سمجھنے لگتے ہیں۔ وہ ضرور عوام کی نظروں سے جلد ہی گر جاتے ہیں۔ اور آخر کار حکام بالا کو مجبوراً وہ قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ جو عوام ان کے نمائندگان اور وزرا سب کے لئے باعث شرم و عار ہوتا ہے۔ اور ملک و قوم کے لئے بھی سخت ضرر رساں ہوتا ہے۔ جس کی تمام تر ذمہ واری نمائندگان اور پارٹی لیڈر پر عائد ہوتی ہے۔ وزارتوں میں جلد جلد اور بلا جائز وجوہات کے رد و بدل ملک کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جن لوگوں کو ہم نے خود انتخاب کر کے اسمبلی میں بھیجا ہے۔ انکے فیصلہ پر اعتماد رکھیں اور جس کو وزارت کے لئے انہوں نے قابل اعتماد سمجھ کر اپنا لیڈر چنا ہے۔ اس پر ہم بھی پورا پورا اعتماد کریں۔ اور حکومتی کاروبار کی سرانجام دہی میں اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے مضبوط اور فعال وزارت بننے میں مدد دیں ؛

فوری ایکشن

کراچی کی خبر ہے کہ ۲۱ مئی کو آنریبل خان عبدالقیوم خان وزیر غذا نے ڈائرکٹر شہری رسد کراچی کے ہمراہ راشن کی ایک دوکان کا معائنہ کیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ اس دوکان پر باٹ اور ترازو غلط اور ناقص ہیں۔ دوکاندار سے اسی وقت جواب طلبی کی گئی۔ اور اس جرم کی سزا میں اس کی دوکان کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا۔ اور ۲۵۰ روپے کی ضمانت بحق سرکار ضبط کر لی گئی ؛

اس کے ساتھ ہی لاہور سے خبر آئی ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے مارشل لاء کے اختتام کے بعد لاہور میں صفائی اور حفظان صحت کا اعلےٰ معیار برقرار رکھنے کے لئے کارپوریشن کے علاقہ کے لئے دو گشتی مجسٹریٹ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ دو مجسٹریٹ صفائی اور حفظان صحت سے تعلق رکھنے والے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف موقعہ پر ہی مقدمات کی سماعت کر کے اسی وقت فیصلے صادر کریں گے ؛

یہ دونوں خبریں نہایت خوشکن اور عوام کے اعتماد اور تسلی کا موجب ہیں اور اس بات کی دلیل ہیں کہ ذمہ دار اور فرض شناس حکام کو اب اس امر کا پورا پورا احساس ہو چلا ہے کہ عوام کی تکالیف کے ازالہ اور ایسے جرائم کے انسداد کے لئے فوری کارروائی سے مفید نتائج پیدا کئے جائیں۔ اور مجرم افراد کو بر وقت سزا دے کر ملک کے نظم و نسق اور معاشرہ کی بہبودی کو بہتر سے بہتر صورت میں قائم رکھا جائے۔ حکومت کا یہ رجحان نہایت ہی امید افزا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اس سے خواہ مخواہ کی قانونی موشگافیوں میں الجھ کر جو مسائل حکومت کے وقت اور روپیہ کے ضیاع کا باعث ہو سکتے تھے۔ اور عوام کو بھی جن کے ازالہ کے لئے ایک طویل اور صبر آزما مدت کا انتظار کرنا پڑتا تھا ان کا انسداد ہو جائے گا۔ اور خود مجرموں کو بھی نفسیاتی اثر کے ماتحت اپنی فوری گرفت کے ڈر سے جرم کرنے میں زیادہ جرأت نہ ہو گی ؛

بعض جرائم کی نوعیت کے لحاظ سے مجسٹریٹوں کو پہلے بھی ایسے اختیارات قانوناً حاصل ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان اختیارات کا صحیح استعمال کیا جائے گا۔ اور اس بات کا پورا لحاظ رکھا جائیگا۔ کہ کسی بے گناہ کو تعجیل میں سزا نہ ملے۔

احتجاج

بمبئی کے ایک اخبار کے حوالہ سے کل ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ حال ہی میں امریکہ کے ایک Living رہوا نے زمانہ مصنف ہنری تھامس نے "مذہبی راہ نماؤں کی سوانح حیات" Biographies of Religious Leader کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ جس میں حضور سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے علاوہ امہات المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہن پر نہایت ہی جاہلانہ اور رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ خبر میں کتاب کے بعض ایسے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جن کا نقل کرنا بھی ہمارے لئے ناممکن ہے۔ ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلآزار کتاب کس قدر لغو۔ بے بنیاد اور سخت نامعقول الزامات پر مشتمل ہے۔ اور شائد اس مصنف کو یہ خیال ہی نہیں کہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق سراسر غلط بیانی نہ صرف دنیا کے ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں اس کا رد عمل خطرناک ہو گا بلکہ شرافت کے تمام اصولوں کے خلاف ہے۔ کہ کسی قوم کے پیشوایان مذاہب کے بارے میں ایسی بے ادبی کا اظہار کیا جائے۔ دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم تمام اقوام کے بزرگوں کو عزت سے یاد کریں۔

ہم ایسی کتاب کی اشاعت پر سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ کی حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ جمیع مسلمانان عالم کے مذہبی جذبات کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنے اچھے اخلاق اور امن پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کتاب کو فوراً ضبط کرلے۔ اور مصنف کی صحیح معنوں میں گوشمالی کرے کہ اس نے امریکہ جیسی جمہوری ریاست میں رہتے ہوئے حق و انصاف سے دور ہٹ کر عالم اسلام کی دلآزاری کے سامان کیوں پیدا کئے۔ بالخصوص اس موقعہ پر جبکہ اس ملک کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس ممالک اسلامیہ کی دوستی اور تعاون حاصل کرنے کے لئے مشرق وسطیٰ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور آج ہی پاکستان آ رہے ہیں۔ ہم ان سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ ذاتی طور پر ہمارے مطالبے میں دلچسپی لیں۔ اور اپنی حکومت کو اس طرف فوری توجہ دلائیں۔ یقیناً ان کا یہ اقدام نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے خیر سگالی کا بہترین مظاہرہ اور ان کا تعاون حاصل کرنے کا کامیاب ذریعہ ہو گا۔ اور ان لوگوں کی نظروں میں بھی امریکہ کی حکومت کا وقار بڑھے گا جن کے نزدیک مذہبی راہ نماؤں کا احترام نہ صرف اخلاق کا اولین تقاضا ہے۔ بلکہ عالمی امن کی بنیادیں بھی اس پر استوار کی جا سکتی ہیں ؛

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۷)

ہم نے اس سلسلہ مضامین کی چھٹی قسط میں اسلامی رواداری کے بنیادی اصول کا ذکر کیا تھا۔ اس قسط میں رواداری کے متعلق بعض تفاصیل کا ذکر مناسب ہوگا۔ اسلامی رواداری سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ ایک مسلمان اپنی زندگی اور عمل میں اسلامی تعلیم اور اسلامی اصولوں کی پابندی میں کسی قسم کی کوتاہی یا سستی کرے یا غفلت سے کام لے۔ اسلامی تعلیم اور اسلام کی ہدایات پر ہر حالت میں کاربند رہنا اور اپنی زندگی کو اسلام کا عملی نمونہ بنانا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور ان امور میں کسی قسم کی غفلت جائز نہیں رواداری کے متعلق اگر ایک امر واضح طور پر ذہن نشین کر لیا جائے۔ تو رواداری کے اصولوں کی نگہداشت بہت آسان ہو جائے۔ وہ امر یہ ہے کہ جیسے ہم میں سے ہر ایک کو اپنا دین اور اپنے عقائد اور اپنی روایات عزیز ہیں۔ اور ہمارے احساسات ان کے متعلق ہر درجہ تیز اور نازک ہیں۔ اسی طرح ہر اس شخص کو جو ہم سے ان امور میں اختلاف رکھتا ہے اپنا دین اور اپنے عقائد اور اپنی روایات عزیز ہیں۔ اور اسکے احساسات ان امور کے متعلق ویسے ہی تیز اور نازک ہیں جیسے ہمارے۔ جیسے ہم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ادب اور احترام کرتے ہیں۔ اور انہیں حد درجہ عزیز رکھتے ہیں۔ ویسے ہی دوسرے ادیان کے پیرو اپنے ان بزرگوں کا ادب اور احترام کرتے ہیں۔ اور انہیں عزیز رکھتے ہیں جنہیں وہ اپنے عقیدہ کے مطابق انبیاء کا یا انبیاء کے برابر درجہ دیتے ہیں یا جیسے ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور دیگر بزرگان اور آئمہ دین کو عزت کا درجہ دیتے ہیں ویسے ہی دوسرے لوگ اپنے اپنے بزرگان دین کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جیسے ہم اپنے بزرگان دین کی شان میں کوئی ایسا کلمہ پڑھنا یا سننا گوارا نہیں کرتے جس سے ان کی کسر شان لازم آتی ہو یا جو گستاخی پر محمول کیا جا سکتا ہو۔ ویسے ہی دوسرے لوگ اپنے بزرگان دین کی نسبت ایسی کوئی بات پڑھنا یا سننا گوارا نہیں کرتے۔ یہ امور ایسے واضح ہیں کہ ان کا درجہ بالکل ابتدائی اخلاق کا ہے۔ جو شخص کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے یا اس کے باپ کے متعلق طعن کرتا ہے۔ یا اس کی شان میں کوئی گستاخی کا کلمہ کہتا ہے اسے ہم رذیل اور اخلاق سے گرا ہوا شمار کرتے ہیں اور اگر وہ ہماری موجودگی میں ایسا کرتا ہے۔ تو ہم اسکے فعل سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں لیکن افسوس اور تعجب کا مقام ہے کہ ہم میں سے کئی جو علم اور فضیلت اور اعلےٰ اخلاق کے مدعی ہیں اخلاق کے اس ابتدائی معیار پر پورے نہیں اترتے اور متواتر انتہائی بدخلقی کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا اخلاق اور شرافت سے گرے ہوئے طریق پر تحریر اور تقریر میں ذکر کرتے ہیں جن کو بنی نوع انسان کے بعض طبقات اپنا روحانی پیشوا یا دینی بزرگ مانتے یا شمار کرتے ہیں۔ اور مزید حیرت یہ ہے کہ وہ اپنی اس بدخلقی کو کار ثواب اور خدمت اسلام سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا دامن اس قسم کی اخلاق سے گری ہوئی تعلیم یا تلقین سے بالکل منزہ اور پاک ہے۔

حق یہ ہے کہ جسقدر کوئی شخص دین اور ایمان کی حقیقی روح سے بہرہ ور ہوگا اسی قدر وہ دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام کرے گا۔ اور ان کے متعلق انتہائی احتیاط کرے گا۔ جذبات کے احترام اور ان کے متعلق احتیاط سے عقائد کی تصدیق مراد نہیں۔ اور نہ ایسے طریق کے اختیار کرنے سے عقائد کی تصدیق لازم آتی ہے۔

اسلام کا مرکزی نقطہ توحید باری تعالےٰ ہے۔ اور اسلام شرک کی ہر نوع اور صنف کی بیخ کنی کرتا ہے۔ بت پرستی شرک کی نہایت موٹی اور بھدی صورت ہے۔ بایں ہمہ قرآن کریم نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ وہ بتوں کو گالی دیں یا برا بھلا کہیں اس سے بڑھ کر مثال احساسات اور جذبات کی پاسداری اور اعلےٰ اخلاق کی تلقین کی اور کیا ہو سکتی ہے؟

رواداری سے مراد صرف یہی نہیں کہ جو بات ہماری رائے میں نیک یا بھلی ہو یا جو ہمارے نزدیک قابل اعتراض نہ ہو۔ ہم اس کے متعلق سخت کلامی نہ کریں۔ یا اسکے متعلق استہزا یا ہتک کا طریق اختیار نہ کریں۔ ایسا کرنا تو کوئی اعلےٰ خلق نہیں۔ جو نیک یا بھلی بات کو برا کہتا ہے یا ایسی چیز کو جو قابل اعتراض نہیں مورد الزام یا اعتراض ٹھہراتا ہے۔ یا ایسی باتوں کے متعلق استہزا یا ہتک کا طریق اختیار کرتا ہے۔ وہ تو صرف بدخلق ہی نہیں بلکہ ظلم کا مرتکب بھی ہوتا ہے رواداری سے تو یہ مراد ہے کہ ایسے امور کے متعلق بھی جنہیں ایک انسان خود تسلیم نہیں کرتا۔ اور جن کی صداقت کا وہ خود قائل نہیں۔ جبر اور ناجائز دباؤ کو روا نہ رکھے۔ اور جو لوگ ایسی باتوں کے ساتھ مذہبی اور روحانی وابستگی رکھتے ہیں۔ اور انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے احساسات اور جذبات کا احترام کرے۔ اور کسی ایسی بات کا مرتکب نہ ہو۔ اور کوئی ایسی حرکت اس سے سرزد نہ ہو جس سے ان کی دلآزاری ہو۔

ہمارے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک اعلےٰ اخلاق کی تاکید فرمائی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ جب کسی غیر قوم کا کوئی ایسا فرد جسے اپنی قوم میں عزت حاصل ہے۔ تمہارے پاس آئے۔ تو تم بھی اسکے ساتھ عزت اور تکریم کا سلوک کرو۔ اب جو شخص کسی قوم کا روحانی پیشوا یا راہ نما ہو یا جسے کوئی قوم اپنا دینی بزرگ یا امام تسلیم کرتی ہو۔ اس کا کس قدر احترام واجب ہوگا؟

ایک اور اہم پہلو رواداری کا یہ ہے کہ ہر مذہبی جماعت کو اپنے مذہبی فرائض اور عبادات کی ادائیگی اور اپنے مذہبی عقائد کے اعلان اور پرچار کی پوری آزادی ہونی چاہیئے اور جہاں تک عبادات اور فرائض کی ادائیگی کا تعلق ہے ہر قسم کی سہولت میسر ہونی چاہیئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اس بارے میں بھی ہمارے لئے اور باقی تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ یہ تاریخی واقعہ ہے کہ حضور نے نجران کے عیسائیوں کے ایک وفد کو مسجد نبوی میں اپنے طریق عبادت کے مطابق اللہ تعالےٰ کی عبادت کی اجازت دی حضور اقدسؐ کی رواداری اور مذہبی جذبات اور احساسات کی پاسداری کی یہ مثال بھی تاریخ مذاہب میں اپنا ثانی نہیں رکھتی مسلمانوں کے لئے غور کا مقام ہے۔ کہ جس پاکیزہ اور مجسم خلق عظیم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا وہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ اس کا پاک نمونہ ان امور میں کیا تعلیم دیتا ہے۔ اور ان کا اپنا کیا عمل اور کیا رویہ ہے۔

جماعت احمدیہ پر لازم ہے کہ وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے۔ اور ان امور میں انتہائی رواداری اور وسعت اخلاق برداشت اور عالی حوصلگی کو اپنا شعار بنائے۔ تا کہ وہ اعلےٰ اخلاق جن کی اسلام نے تعلیم دی ہے۔ اور جن کا نمونہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اکمل طور پر پیش کیا ہے۔ اور جو آج دنیا سے معدوم نظر آتے ہیں دوبارہ ہمارے ذریعہ زندہ ہوں۔ اور سب قومیں ہمارے پاک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور حضور کے اخلاق مطہرہ۔ کی مصدق اور گرویدہ ہو جائیں۔

اللھم آمین (باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات!

"جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی دردِ دل سے تھی۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے۔ اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے۔ کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں۔ تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے۔ کہ رمضان آگیا۔ اور اس کا منتظر ہی تھا۔ کہ آوے اور روزہ رکھوں۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم جیسے اہلِ دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں۔ اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے۔ تو اس کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اُسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک تکیہ کوئی شے نہیں۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

ضروری اعلان

سردست (رائل) پاکستان ایئر فورس، میں کام کرنے والے ایسے احمدی دوستوں کی خدمت میں جن کے ہاں یا قریب کوئی باقاعدہ قائم شدہ انجمن احمدیہ موجود نہیں ہے۔ گزارش ہے کہ اگر وہ اپنے چندے بغیرہ مقامی یا قریبی جماعتوں میں ادا نہیں فرما سکتے تو اپنے نام کا علیحدہ انفرادی کھاتہ کھلوا کر رقوم براہ راست مرکز میں بھجوا سکتے ہیں۔ جن احباب کو ایسے دوستوں کا علم ہو بڑے مہربانی ان کے متعلق دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون کریں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

جماعت ہائے سندھ توجہ فرمائیں!

جماعت ہائے سندھ کے سیکرٹری صاحبان تبلیغ فرما کر اپنی اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی رپورٹ بابت اپریل بوالپسی ارسال فرمائیں۔ (خاکسار احمد دین)

سو فیصدی چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنے والے احباب

جن دوستوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہوئے ہیں یا اب کئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجرِ عظیم عطا کرے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ ان کو جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (نظارت بیت المال)

اداکنندگان احباب کے اسمائے گرامی	ادا کردہ رقم
چوہدری محمد شفیع صاحب چک 169/7-R بہاولپور	۹۵—۰—۰
ڈاکٹر محمد ... الدین صاحب کھاریاں	۳۰۲—۰—۰
چوہدری بشیر محمد صاحب چک ۳۳ سرگودہا	۸۰۰—۰—۰
اہلیہ صاحبہ۔ پیر صلاح الدین صاحب لاہور	۱۰۱—۱۰—۰
مستری محمد دین صاحب سابق امرتسر	۲۱—۸—۰
ظہور الدین صاحب بٹ وکیل سابق اجنالہ	۱۰۰—۰—۰
اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار ربوہ	۷۰—۰—۰
سید علی اکبر شاہ شیخوپورہ	۱۵—۰—۰
میاں محمد دین صاحب چاند پور شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ	۵—۰—۰
میاں محمد اسمٰعیل صاحب چاند پور ضلع شیخوپورہ	۵—۰—۰
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ آنبہ ضلع شیخوپورہ	۴—۰—۰
چوہدری ثناء اللہ صاحب بیداد پور ضلع شیخوپورہ	۱۲۵—۰—۰
چوہدری نواب الدین صاحب چک 58/6 ضلع شیخوپورہ	۵۰—۰—۰
منشی عبد الواحد صاحب تانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ	۶۳—۰—۰
اہلیہ صاحبہ منشی عبد الواحد صاحب ضلع شیخوپورہ	۸—۰—۰
میاں ناصر احمد بشیر احمد صاحبان شاہ کے بھٹی ضلع شیخوپورہ	۳۰—۰—۰
محمد ابراہیم ولد غلام احمد صاحب ضلع شیخوپورہ	۵۰—۰—۰
چوہدری محمد اسمٰعیل جہور چک ۲۰ ضلع شیخوپورہ	۱۵۰—۰—۰
مکرم ظہور الدین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۳۰—۰—۰
مستری احمد دین صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۱۰—۰—۰
محمد عبد اللہ صاحب ولد اللہ دتہ صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۵—۰—۰
بشیر محمد صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ	۲۰—۰—۰
چوہدری فیض احمد صاحب گجو چک گوجرانوالہ	[illegible]۲—۰—۰
چوہدری ہارون الرشید صاحب حافظ آباد	[illegible]—۰—۰
ایم فضل کریم صاحب حافظ آباد گوجرانوالہ	۱۵—۰—۰
محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ	۵—۰—۰
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ " "	۲۰—۰—۰
محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ " "	۴—۰—۰
محترمہ اختری بیگم صاحبہ " "	۵—۰—۰
چوہدری غلام محمد صاحب بھی خوردہ گوجرانوالہ	۳۰—۰—۰
مرزا فضل الرحمٰن صاحب رسالپور چھاؤنی	۷۲—۰—۰

رسالہ مصباح

تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کا رسالہ مصباح سے مخلصانہ تعاون باعثِ ثواب ہے مصباح کو اس وقت قلمی مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے اہلِ قلم مصباح کی خریداری کی توجہ فرماویں نیز ہمارے ایجنٹوں سے کماحقہٗ تعاون فرماویں۔ ہمارے ایجنٹ مندرجہ ذیل ہیں (۱) مکرمی خالد لطیف صاحب فریدہ روڈ کراچی (۲) مکرمی یسین صاحب 44/ح ایڈورڈ روڈ راولپنڈی (۳) مکرمی سعادت احمد صاحب ویڈیوہاؤس پشاور (۴) مکرمی عبدالرحمٰن صاحب طوغی روڈ کوئٹہ۔ مزید شہروں کیلئے ایجنٹوں کی فوری ضرورت ہے (لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رمضان المبارک — اس مہینے سے تعلق رکھنے والی بعض خاص نیکیاں

(۱۳)

زبان کو قابو میں رکھنا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ روزوں کے ذکر پر فرمایا۔ جو شخص روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بول لیتا۔ یا کسی اور رنگ میں اپنی زبان کا ناجائز استعمال کرتا ہے۔ اسے روزے کا کوئی ثواب نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے فاقہ کیا۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس نے روزہ رکھا۔ کیونکہ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں۔ بلکہ تمام منہیات سے باز رہنے اور ہر قسم کے فسق و فجور کے کاموں سے مجتنب رہنے کا نام ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ باقی ایام میں جھوٹ بول لینا یا زبان کے دیگر عیوب میں مبتلا رہنا کوئی ناپسندیدہ بات نہیں کیونکہ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اسلام بعض اوقات بدی کی بھی اجازت دے دیتا ہے۔ جو کسی صورت میں درست نہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اور ایام میں بھی جھوٹ بولنا یا غیبت کرنا یا چغلخوری سے کام لینا اللہ تعالےٰ کو اپنے اوپر ناراض کرنا ہے۔ لیکن اگر کوئی روزہ رکھ کر ان امور کا ارتکاب کرتا ہے۔ تو وہ دوہرا مجرم ہے۔ یعنی نہ صرف وہ ان افعالِ بد کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کو ناراض کرتا ہے بلکہ اپنے روزہ کو بھی باطل کرتا اور رمضان المبارک کی بے حرمتی کا مرتکب ہو کر اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں زیادہ قابلِ مواخذہ ٹھہرتا ہے۔

پس روزوں کے دن بالمخصوص احتیاط کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح ان ایام میں ایک شخص نیکی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اسی طرح یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ کوئی شخص اس الٰہی خلعت کی بے حرمتی کر کے اس کے عتاب کا مورد نہ بن جائے۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روزوں کے ذکر میں زبان کے عیوب کی طرف امتِ محمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ان ایام میں ایک بڑی نیکی یہ بھی ہے۔ کہ انسان اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ اور اپنی عقل اور اپنی فکر کو اس کے آگے بطور پہرہ دار کھڑا کرے۔ اور خوفِ خدا کو ان پہرہ داروں کی نگرانی کے لئے مقرر کرے۔ اور یہ دیکھتا رہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت سے کام تو نہیں لے رہے۔ صوفیائے کرام نے اسی وجہ سے خاموشی کو نیکی کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ اور کثرتِ کلام اور ہر وقت کی بک بک کو روحانیت کے لئے سمِ قاتل ٹھیرایا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جو شخص یونہی بے موقع و بے محل کثرت سے باتیں کرنے کا عادی ہو گا۔ وہ کبھی جھوٹ بول دے گا۔ کبھی غیبت کرے گا۔ کبھی متکبرانہ دعوے کر دیگا۔ کبھی فحش گوئی پر اتر آئے گا۔ کبھی تکرار کرنے لگ جائیگا۔ کبھی مبالغہ سے کام لے لیگا۔ کبھی خودستائی کرنے لگ جائیگا۔ کبھی لوگوں کے عیوب بیان کر دے گا۔ کبھی استہزاء سے کام لے لیگا۔ کبھی دوسروں کی تحقیر و تنقیص کرے گا۔ کبھی لغو بحثوں میں مشغول ہو جائے گا۔ کبھی باتوں باتوں میں اپنے محبوب کا ہی ذکر کرنے لگ جائیگا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی ستاری کی چادر کا کونہ اپنے اوپر سے اٹھا دیگا۔ کبھی امورِ باطلہ کا ذکر کرنے لگ جائیگا۔ مثلاً عورتوں یا عیاشیوں کا ذکر۔ کبھی دوسرے کی بات کو کاٹ ڈالے گا۔ کبھی کسی کے راز کا اظہار کر دے گا۔ کبھی یونہی قسمیں کھانے لگ جائیگا۔ کبھی جھوٹا وعدہ کر دیگا۔ اور کبھی تصنع اور تکلف سے کلام کریگا۔

غرض بیسیوں گناہ ہیں۔ جو محض اس وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ انسان اپنی زبان کی نگہداشت نہیں کرتا۔ اور اس طرح اس کا وہ ایمان جو دل کے راستہ اس کے اندر داخل ہوا ہوتا ہے۔ زبان کی راہ سے اس کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی امر کا صحابہ رضؓ پر اظہار کرنے کے لئے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو۔ مفلس کون ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مفلس وہ ہے۔ جس کے پاس نہ درہم و دینار ہوں۔ نہ مال و اسباب۔ فرمایا۔ تم تو دنیوی باتوں کی طرف چلے گئے۔ سنو وہ مفلس نہیں۔ جو چند روزہ حیات میں مفلس ہے۔ بلکہ اصل مفلس وہ ہے۔ جو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے سامنے ایسی حالت میں حاضر ہو گا۔ کہ اس نے دنیا میں نمازیں بھی پڑھی ہوں گی۔ اس نے دنیا میں روزے بھی رکھے ہوں گے۔ اس نے دنیا میں زکوٰتیں بھی دی ہوں گی۔ مگر اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہو گا۔ اور کسی کو مارا ہو گا پس خدا اس وقت اس کی تمام نیکیاں ان ظلموں کے عوض ان لوگوں کو دے دیگا۔ جن کا اس نے قصور کیا ہو گا۔ اور اگر اس کی نیکیاں لوگوں کے حقوق ادا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں۔ تو اللہ تعالےٰ دوسروں کے گناہ اس کے سر ڈال دیگا۔ اور پھر اسے دوزخ کی آگ میں جھونک دیگا۔

یہ کتنا سخت وعید ہے۔ کون مسلمان ہے۔ جو اسے سنے اور اس کا دل کپکپا نہ اٹھے۔ پھر کس قدر تعجب ہے۔ کہ بعض لوگ روزے تو رکھتے ہیں۔ مگر ان کی زبان درانتی کی طرح چلتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ اس امر کو نہیں دیکھتے کہ ان کی زبان کی قینچی نے اپنے کسی دوست کی عزت کو چاک کیا ہے۔ یا کسی دشمن کی آبروریزی کی ہے۔ پھر اگر زیادہ لحاظ کیا۔ تو صرف اتنا کریں گے۔ کہ کسی کے سامنے کوئی بات نہیں کریں گے۔ مگر ادھر اس نے پیٹھ پھیری۔ اور ادھر انہوں نے اس کی عیب چینی کرنی شروع کر دی۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اس میں یہ عیب ہے۔ اس میں وہ عیب ہے۔ حالانکہ غیبت کی شریعت نے شدید ممانعت کی ہے۔ اور اسے مردار کے گوشت سے مشابہت دی ہے۔ مگر وہ ہیں۔ کہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ بعض لوگ غیبت کی تعریف کچھ اور سمجھتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی کا کوئی ایسا عیب بیان کیا جائے۔ جو اس میں نہ پایا جاتا ہو۔ تب تو وہ غیبت ہے۔ لیکن اگر وہ عیب واقعہ میں اس میں پایا جاتا ہو۔ تو یہ غیبت نہیں۔ حالانکہ غیبت تو کہتے ہی اس عیب کے بیان کرنے کو ہیں۔ جو سچ مچ کسی میں پایا جاتا ہو۔ اور اس کی عدم موجودگی میں اس کا ذکر کیا جائے۔ ورنہ اگر کسی کے متعلق کوئی ایسا عیب بیان کیا جائے۔ جو دوسرے میں نہیں۔ تو یہ غیبت نہیں۔ بلکہ بہتان ہے۔ پھر بعض لوگ زندوں کی بجائے مردوں کی غیبت کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح زندوں کی عیب چینی ممنوع ہے۔ اسی طرح مردوں کی عیب چینی بھی ممنوع ہے۔ بلکہ مردوں کے کسی عیب کا ذکر کرنا تو بہت زیادہ جرم ہے۔ کیونکہ زندوں سے تو پھر بھی انسان معافی مانگ کر اپنے قصور کا ازالہ کر سکتا ہے۔ مگر جو لوگ اس جہان سے گزر گئے۔ ان سے معافی مانگنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔

پھر اس لحاظ سے بھی یہ طریق سخت ناجائز ہے کہ اگر مردہ جہنمی ہے۔ تو اس کی سزا کے لئے جہنم کافی ہے۔ اس کی برائیوں کے ذکر کا کیا فائدہ۔ اور اگر جنتی ہے۔ تو جنتی کی عیب چینی کے معنے ہی کیا ہوئے۔ جب خدا نے بخش دیا ہے۔ اس کے کسی عیب کا بیان کرنا تو یہ معنے اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ یہ اپنے آپ کو خدا سے بھی زیادہ باغیرت سمجھتا ہے۔ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے پھپھے کٹنی کہلائے جسے خدا نے بخش دیا ہو۔ اس کے متعلق ہم کون ہیں۔ کہ کہیں اس میں یہ یہ عیب تھے۔ یہی وجہ ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذکروا محاسن موتاکم و کفوا عن مساویھم۔

(ترمذی ابواب الجنائز)

کہ مرنے والوں کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ ان کی بدیاں نہ بیان کیا کرو۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ اگر انسان اپنے نفس کے عیوب پر غور کرے۔ تو اپنے اندر ہی وہ اتنے عیوب پائے گا۔ کہ اگر وہ ان کی اصلاح کرنے لگ جائے۔ تو اسے دوسروں کے عیوب بیان کرنے کی فرصت ہی نہ ملے۔ مگر بات وہی ہے۔ کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی دکھائی دینے لگتا ہے۔

بہر حال زبان کو ہر قسم کے عیوب جھوٹ فریب۔ مکر۔ دغا۔ استہزاء۔ بد کلامی بے حیائی اور لغو باتوں سے بچا کر اسے اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مصروف رکھنا چاہیئے۔ تا نامۂ اعمال میں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں۔ بدیوں کا کہیں ذکر نہ ہو۔ (باقی)

قائدین حضرات کی توجہ کیلئے

ان دنوں مرکز کو مجالس کی طرف سے ماہوار مساعی رپورٹیں نہیں آ رہیں۔ اور بعض مجالس جو بھجواتی ہیں۔ وہ بھی اس سلسلے میں باقاعدگی اختیار نہیں کرتیں۔ اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہنا مرکز اور شاخ دونوں کے لئے حد درجہ فائدہ اور تقویت کا باعث ہوتا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ قائدین حضرات اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے مساعی رپورٹیں بھجوانے میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صوبہ جموں میں دہشت پسندانہ سرگرمیوں کا سلسلہ جاری ہوگیا

لاہور ۲۱ مئی۔ مقبوضہ کشمیر سے جو اطلاعات یہاں پہنچی ہیں۔ ان کے مطابق شیخ عبداللہ اور ان کی حکومت کے دشمنوں نے فساد زدہ جموں میں دہشت پسندانہ سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دہشت پسندوں نے پلوں۔ فیکٹریوں اور سرکاری دفاتر کو تباہ کرنے کا ہمہ گیر منصوبہ بنا لیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ۱۶ مئی کو جموں میں اسلحہ سازی کے ایک کارخانہ میں زبردست دھماکہ ہوا۔ اس حادثہ میں تین افراد کے ہلاک ہونے اور لاتعداد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ بم پھٹنے سے اسلحہ کے کارخانے میں زبردست آگ لگ گئی۔ جس پر کافی جدوجہد کے بعد قابو پایا جا سکا۔ پولیس اس سازش کی تحقیقات کر رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دہشت پسندوں کی کارروائی کا نتیجہ تھا۔ جموں میں بعض پلوں کے اڑائے جانے کی بھی خبر ملی ہے۔

بھارت میں مسلمان صرف ۹ فیصدی ہیں

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ بھارت کی مردم شماری کے دفتر سے ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کا دوسرا مسودہ شائع کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق بھارت میں مسلمان کل آبادی کا نو اعشاریہ ۹۳ فیصد ہیں۔ ہندو کل آبادی کا ۸۴ اعشاریہ ۹۹ فیصد۔ عیسائی ۲۔۱ اعشاریہ ۳۰ فیصد سکھ ۱۔۱ اعشاریہ ۷۴ فی صد جین اعشاریہ ۴۵ فی صد۔ بدھ اعشاریہ صفر چھ فی صد پارسی اعشاریہ صفر تین فیصد دوسرے قبائلی مذاہب اعشاریہ سینتالیس فیصد۔ غیر قبائلی مذاہب اعشاریہ صفر تین فیصد۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان بھارت میں نہ صرف سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی تعداد بھارت کی تمام اقلیتوں کی کل تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ ان اعداد و شمار میں جموں و کشمیر کے لوگوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ وہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ اس کے علاوہ آسام کے قبائلی علاقہ کے اعداد و شمار بھی شامل نہیں۔ کیونکہ اس علاقے میں مردم شماری ہی نہیں ہو سکی۔

پنڈت نہرو کا دورہ سری نگر

سری نگر ۲۱ مئی۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ۲۳ مئی کو مقبوضہ کشمیر کے دو روزہ دورے پر سری نگر پہنچنے والے ہیں۔ یہاں پنڈت نہرو کا جلوس نکالنے کی بھی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ شیخ عبداللہ ان کے اعزاز میں ایک دعوت دے رہے ہیں۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ نہرو سری نگر میں آرام کرنے کی غرض سے آ رہے ہیں۔

یہ کانفرنس یہاں ۲۴ مئی سے ۲۸ مئی تک ہوگی اس کانفرنس میں دنیا کے مختلف حصوں سے ۸ ہزار مندوبین شریک ہو رہے ہیں۔

مارشل لاء کے تحت سزایاب لوگوں کو رہا نہیں کیا جائے گا

لاہور ۲۱ مئی۔ حکومت پنجاب نے جو ڈائرکٹ ایکشن کے سلسلے میں گرفتار شدگان کی رہائی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل لاء کی عدالتوں سے سزایاب ملزموں کو رہا نہیں کیا جائیگا۔ صرف صوبائی حکومت کی طرف سے گرفتار شدگان کو چھوڑ دینے پر غور کیا جا رہا ہے۔

پنڈت نہرو کی غیر حاضری میں مولانا آزاد بھارت کے وزیر اعظم ہونگے

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ اخبار ہندوستان ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو ایک مہینہ کے لئے نئی دہلی سے باہر جا رہے ہیں۔ اس دوران میں مولانا ابوالکلام آزاد بھارت کے وزیر اعظم رہیں گے۔ اور پنڈت نہرو کے قائم مقام بنائے جائیں گے۔ پنڈت نہرو ۲۸ مئی کو دہلی سے باہر جائیں گے۔ چونکہ وزیر اعظم کابینہ کے جلسوں کی صدارت اور وزارت خارجہ کی نگرانی کرتا ہے۔ اس لئے وزیر اعظم کا قائم مقام بنانا ضروری ہے۔ اس ہفتہ کابینہ پنڈت جی کے فرائض کو تقسیم کر کے مختلف افراد کو کام سونپے گی۔

مشرق بعید میں بھارتی جہازوں میں اضافہ

بمبئی ۲۱ مئی۔ حکومت ہند کے زیر اہتمام مشرقی جہاز رانی کارپوریشن بھارت آسٹریلیا اور بھارت مشرق بعید کے راستوں پر تین جہاز اور چلائے گی۔ کارپوریشن نے گذشتہ ہفتہ ناروے سے ۸ ہزار ٹن وزنی جہاز "یوگران" خریدا تھا۔ جو دو ماہ کے اندر پہنچ جائیگا۔ اس وزنگاپٹم جہاز سازی کے یارڈ کو بھی دو جہاز بنانے کے آرڈر دئیے ہیں۔ اس وقت کارپوریشن کے پاس صرف دو جہاز "بمبئی" اور "ویسٹ بنگال" ہیں۔ جو بھارت اور آسٹریلیا کے مابین چل رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کارپوریشن کا ایک جہاز چین سے چاول لانے میں استعمال کیا جائیگا۔

پاکستان کے وزیر اعظم پیرس جائیں گے

پیرس ۲۱ مئی۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی بوگرہ کی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کریں گے یہ

کشمیر کے سوال پر پنڈت نہرو سے امریکی وزیر خارجہ ڈلس کی بات چیت

نئی دہلی ۲۱ مئی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس نے آج بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے دو گھنٹے تک ملاقات کی۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ دونوں سیاست دانوں نے عالمی مسائل پر غور کیا۔ دوران مذاکرات میں کوریا کا مسئلہ کافی دیر تک زیر بحث رہا۔ ان حلقوں نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ امریکی وزیر خارجہ نے بھارت کے منصوبہ بندی کمیشن کے ممبروں اور وزیر خزانہ دیش مکھ سے جو مذاکرات کئے تھے معلوم ہوا ہے کہ ان کی روشنی میں بھی انہوں نے پنڈت نہرو کے ساتھ بحث کی۔ نہرو سے ڈلس کی یہ ملاقات تیسری تھی۔ اس سے پہلے وہ کل دو مرتبہ ملاقات کر چکے تھے۔ کل رات بمبئی کے گورنر گرجا شنکر باجپائی نے جو بھارت میں کشمیر کے مسئلہ کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ اور حکومت کے اعلیٰ ترین مشیر ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ پنڈت نہرو نے اس موقع پر باجپائی کو خاص طور پر بمبئی سے بلایا تھا۔ مسٹر باجپائی آج بمبئی واپس چلے گئے۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے سرکاری حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ امریکی وزیر خارجہ پنڈت نہرو کے ساتھ کشمیر اور کوریا کے مسائلات پر گفت و شنید کر رہے ہیں۔ ان حلقوں نے بتایا ہے کہ ڈلس پنڈت نہرو کو بتائیں گے کہ کوریا کے متعلق امریکہ نے حال ہی میں جو تجاویز پیش کی ہیں امریکہ اس سے زیادہ رعایت نہیں کر سکتا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ڈلس پنڈت نہرو کو کوریا کے متعلق صاف لفظوں میں امریکہ کا نقطہ نظر واضح کریں گے۔ مذکورہ حلقوں نے بتایا ہے کہ کشمیر کے متعلق مسٹر ڈلس یہ توقع ظاہر کریں گے کہ یہ مسئلہ باہمی مصالحت سے حل ہو جائے گا۔ وہ پنڈت نہرو کو یہ بھی بتائیں گے کہ امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ اس مسئلہ کے حل نہ ہونے سے جنوب مشرقی ایشیا کے امن کو شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ اور اس تنازعہ کے باعث پاکستان اور بھارت دونوں کمزور ہو گئے ہیں۔ ان حلقوں نے کہا ہے کہ مسٹر ڈلس اپنے دورہ بھارت کو بہت اہم سمجھتے ہیں اور اسی دورہ کے نتائج پر وہ ایشیا کے متعلق امریکہ کی خارجہ پالیسی کو از سر نو تشکیل کریں گے۔

دریائے راوی کے رخ بدل لینے سے پاکستان و بھارت کے دیہات ایک دوسرے کے علاقہ میں چلے گئے

نئی دہلی ۲۱ مئی:- ایک مقامی اخبار کی اطلاع ہے کہ دریائے راوی کا رخ بدل جانے سے بھارت کے ۲۲ دیہات دریائے کے دوسرے کنارے پر پاکستانی علاقہ میں چلے گئے ہیں۔ بھارتی اخبار کا بیان ہے کہ اسی طرح ضلع سیالکوٹ کی تحصیل شکر گڑھ کے کچھ پاکستانی دیہات بھارتی علاقہ میں آ گئے ہیں۔ سوبہ مشرقی اور مغربی پنجاب کے فنانشل کمشنروں کی ایک کانفرنس میں اس مسئلہ پر غور ہوگا۔ اس سے پہلے بھی دریا کا رخ بدلنے سے اس قسم کی صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔

آئزن ہاور، چرچل اور رینے میئر کی کانفرنس

واشنگٹن ۲۱ مئی۔ وائٹ ہاؤس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برمودا میں آئزن ہاور، چرچل اور فرانس کے وزیر اعظم رینے میئر کی ایک کانفرنس میں عالمی امن اور اعصابی جنگ کے سلسلے میں غور کیا جائیگا۔ یہ کانفرنس ۱۵ جون کے بعد ہوگی

وزیر اعظم راجشاہی جائیں گے

ڈھاکہ ۲۱ مئی: جولائی میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی مشرقی پاکستان جائیں گے۔ تو راجشاہی کا بھی دورہ کرینگے۔ جہاں آپ مسلم لیگی ورکرز کنونشن کو خطاب کرینگے

پاکستان غیر ملکی زر مبادلہ کا جائزہ لے کر دوسرے ملکوں سے تجارتی معاہدے کریگا

کراچی ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ دسمبر متعدد غیر ممالک سے جو تجارتی معاہدے ختم ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ ماہ ختم ہونے والے ہیں۔ ان کی تجدید کے سوال پر حکومت پاکستان غور کر رہی ہے۔ وزارت مالیات کا اس سلسلے میں پہلا قدم یہ ہوگا کہ پاکستان کے غیر ملکی زر مبادلہ کا پہلا جائزہ لے۔ اور اس کے بعد یہ جانچ کرے۔ کہ حالات کے تحت نئے معاہدوں کی رو سے درآمد کس پیمانے تک ہو سکتی ہے۔ جو معاہدے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ وہ بھارت، جاپان، فرانس اور انڈونیشیا کے ہیں۔ ابھی بھارت فرانس اور انڈونیشیا کے تجارتی معاہدوں کی توثیق ہونی باقی ہے۔ مگر بھارت سے تجارتی معاہدوں کی کچھ شرائط نافذ ہو چکی ہیں۔ مثلاً برآمدیہ دونوں حکومتوں نے جو امتیازی ڈیوٹی لگائی تھی وہ ختم ہو گئی۔ تین ماہ قبل مسٹر عثمان علی کی قیادت میں ایک تجارتی وفد فرانس اور اٹلی سے مذاکرات کے لئے روانہ ہوا تھا وہ ابھی تک روم میں ہے اور اس وفد نے نصف کام کر لیا ہے اس ہفتے جاپان و پاکستان کے معاہدے کی توثیق ہو چکی ہے۔ اور دو تین روز میں اس معاہدے کا خلاصہ شائع کر دیا جائے گا۔

بھارت کے نائب صدر واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن ۲۱ مئی بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کل بذریعہ طیارہ نیویارک سے واشنگٹن پہنچ گئے۔ جہاں وہ امریکہ کے صدر آئزن ہاور اور دوسرے اعلیٰ امریکی افسروں سے ملاقات کریں گے ہوائی اڈے پر امریکی دفتر خارجہ کے افسر اور غیر ملکی نمائندے ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

روزنامہ المصلح کراچی مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۳ء

امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس

کراچی ۲۲ مئی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس آج کراچی پہنچے ہیں۔ ذیل میں ان کے مختصر سوانح حیات دیے جاتے ہیں۔

مسٹر جان فاسٹر ڈلس ۶۴ سالہ ممتاز قانون دان۔ چرچ مین اور مدبر صدر آئزن ہاور کی کابینہ میں سکرٹری آف اسٹیٹ ہیں۔ وہ جب اس عہدہ پر فائز ہوئے۔ تو انہیں بین الاقوامی قانون کا طویل تجربہ حاصل تھا۔ مسٹر ڈلس اپنے نانا مسٹر جان واٹسن کے مکان پر جو صدر بنجمن ہیریسن کے ۱۸۹۲-۹۳ء میں سکرٹری آف سٹیٹ تھے۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں واشنگٹن ڈی سی میں پیدا ہوئے۔ مسٹر ڈلس کے والد ایلن میسی ڈلس واٹر ٹاؤن نیویارک میں ایک پریسبیٹرین پادری تھے۔ اور انہیں قوی امید تھی۔ کہ ان کا لڑکا بھی انہی کا پیشہ اختیار کرے گا۔ لیکن قانون اور تدبر میں ان کے جد امجد کا تجربہ ان کے لئے زیادہ دلکش ثابت ہوا۔ چنانچہ ان کے جد امجد نے فرانسیسی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے انہیں چھ ماہ کے لئے سوئٹزرلینڈ بھیج دیا۔ اور بعد ازاں انہیں ہیگ میں منعقدہ ایک بین الاقوامی کانفرنس میں اپنے ساتھ لے گئے۔

مسٹر ڈلس سنہ ۱۹۰۸ء میں پرنسٹن یونیورسٹی میں اپنی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ بعد ازاں انہوں نے پیرس میں سوربون میں ایک سال گذارا اور پھر جارج واشنگٹن یونیورسٹی میں قانون کے مضمون میں تین سال کا کورس کا ریکارڈ وقت میں مکمل کیا۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں مسٹر ڈلس نے مین ہیٹن میں وکلا کی ایک مشہور کمپنی سلیون اینڈ کرامول میں ۵۰ ڈالر ماہانہ تنخواہ پر ملازمت کی۔ اس سے ترقی کر کے وہ کمپنی کے سینئر حصہ دار ۱۵ اداروں کے ڈائرکٹر اور ملک میں سب سے زیادہ فیس حاصل کرنے والے وکیل بن گئے۔ مسٹر ڈلس نے پہلی جنگ عظیم کے زمانہ میں آرمی انٹیلیجنس میں ایک کیپٹن کی حیثیت سے کام کیا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں وہ ورسائی کی صلح کانفرنس میں شریک ہوئے۔ جہاں انہوں نے بین الاقوامی تعلقات میں تحمل و انصاف کی ضرورت محسوس کی۔ سنہ ۱۹۴۵ء میں سینٹ کے رکن آرتھر وانڈن برگ کی سفارش پر آنجہانی صدر روز ویلٹ نے مسٹر ڈلس کو ایک مندوب کی حیثیت سے اقوام متحدہ کے بنیادی سان فرانسسکو اجلاس میں شرکت کے لئے بھیجا۔ بعد ازاں وہ جنگ کے بعد کی سیاسی مجلسوں میں روز افزوں حصہ لینے لگے۔ انہوں نے سکرٹری آف اسٹیٹ بائرنس سکرٹری آف سٹیٹ مارشل اور سکرٹری آف سٹیٹ ایچیسن کے کونسل کی حیثیت سے کام کیا۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں انہوں نے نیویارک سٹیٹ سے سینٹ کے عبوری رکن کا عہدہ قبول کیا۔ جس پر وہ ایک سال تک فائز رہے۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں نئے سکرٹری آف اسٹیٹ کو مشکل ترین کام دیا گیا۔ یعنی ایک ایسے جاپانی معاہدہ کا مسودہ تیار کرنا جو تمام فریقوں کو قبول ہو۔ اس عظیم کام میں ان کو کامیابی ہوئی۔ اور جب سان فرانسسکو میں اس معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ تو ساری دنیا نے ان کی تعریف کی۔

سنہ ۱۹۵۲ء کے موسم گرما میں قومی اجتماعات کے دوران میں جب ساری دنیا یہ جاننا چاہتی تھی۔ کہ ریپبلکن پارٹی کسی قسم کی خارجہ پالیسی چاہتی ہے۔ مسٹر ڈلس نے اس کا جواب دیا۔ ان کا پالیسی کا مسودہ نہ صرف ریپبلکن پارٹی کے لیڈروں کے لئے قابل قبول تھا۔ بلکہ امریکی ووٹروں نے اسے جوش خروش کے ساتھ منظور کیا۔ مسٹر ڈلس امریکہ کی ممتاز ترین اور کامیاب ترین قانونی فرموں میں سے ایک قوم کے وکیل کا منفعت بخش پیشہ چھوڑ کر سکرٹری آف سٹیٹ بنے ہیں۔ جنرل آئزن ہاور کی طرح مسٹر ڈلس بھی عالمی ماہر جنگ ہیں۔ اور آزاد دنیا کے مشترکہ تحفظ کے لئے ان کا نظریہ مشہور اور معروف ہے۔

سندھ میں کپاس کی فصل کی پیداوار میں اضافہ

کراچی ۲۱ مئی۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سندھ میں گزشتہ فصل یعنی ۱۹۵۲-۵۳ء میں کپاس کا رقبہ زیر کاشت ۲ لم ۸۵۲۸ ایکڑ تھا۔ جبکہ ۱۹۵۱-۵۲ء میں یہ رقبہ ۱ لم ۸۱۵۱ ایکڑ تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رقبہ زیر کاشت میں ۱۴ء۶ فی صد اضافہ اور پیداوار میں ۷ء۷ فی صد اضافہ ہوا۔ ۱۹۵۲-۵۳ء میں ۳۹۲ پونڈ فی گانٹھ کے حساب سے ۳۶۲۲۸۰ گانٹھیں حاصل کی گئیں۔ جبکہ ۱۹۵۱-۵۲ء میں کل ۳۳۶۳۱۸ گانٹھیں حاصل کی گئیں۔

لندن کانفرنس کے بعد دولت مشترکہ سے پاکستان کے تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو جائیں گے

کراچی ۲۱ مئی۔ لندن میں ۳ جون سے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس جو شروع ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں دولت مشترکہ سے پاکستان کے تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو جائیں گے۔ اقتصادی سیاسی دفاع اور امور خارجہ کے مشیروں سمیت مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان لندن روانہ ہو جائیں گے۔ وزیر اعظم ان اہم نکات پر بحث کریں گے۔ پاکستان کا برطانوی تاج سے تعلق پاکستان اور مشرق وسطیٰ کا دفاع روس اور مغربی ممالک کے درمیان لیڈروں کی ملاقات اسٹرلنگ کے علاقے کی اقتصادی پوزیشن وغیرہ۔ توقع ہے کہ وزیر اعظم وہاں یہ اعلان کریں گے۔ کہ پاکستان تاج برطانیہ سے تعلقات پر نظر ثانی کرنا چاہتا ہے کیونکہ پاکستانی عوام کا بڑھتا ہوا مطالبہ یہ ہے کہ یا تو دولت مشترکہ سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے۔ یا پھر بھارت کی طرح پاکستان کو بھی جمہوریہ بنا دیا جائے۔ وزیر اعظم دوسری تجویز کے حامی ہیں۔ کانفرنس کے بعد اس سلسلہ میں ضروری تبدیلیوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ مشرق وسطیٰ کے سوال پر وزیر اعظم بتائیں گے۔ کہ پاکستانی عوام کی ہمدردیاں مشرق وسطیٰ سے ہیں۔ پاکستان اپنی ہر ممکن کوشش سے مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کی مکمل آزادی کے لئے قدم اٹھاتا رہے گا۔ مصر کے معاملہ میں پاکستان یہ چاہتا ہے کہ مصر کو علاقائی آزادی ضرور مل جائے۔ ورنہ دونوں فریقوں کے لئے خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے مصر کی خود مختاری میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ایران کے متعلق پاکستان کو اس لئے تشویش زیادہ ہے کہ اس کا اثر پاکستان پر پڑتا ہے اس لئے اینگلو ایرانی تنازعہ کا حل۔ ایران کے استحکام کی صورت میں ہونا چاہئے۔ وزیر اعظم پاکستان بتائیں گے کہ جب تک شمالی افریقہ کے عوام آزاد نہیں ہوتے پاکستان اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی معرفت کوشش کرتا رہے گا۔ وزیر اعظم پاکستان بتائیں گے کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کے دفاع سے بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو مشرق وسطیٰ کے ہاتھ مضبوط کرنے میں پاکستان کوتاہی نہ کرے گا۔ مگر مشرق وسطیٰ کے ممالک کے فیصلے کے مطابق پاکستان عمل کرے گا۔

عراقی دفاع پر نوری سعید کا تبصرہ

بغداد ۲۱ مئی۔ دار المندوبین میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نوری سعید نے کہا کہ سوائے اشتراکی کمیونزم اور صیہونیت کے ملک کو اور کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مارشل لا کو پسند نہیں کرتے ہیں اور کوئی عراقی ہنگامی طریق کار سے خوش نہیں ہے۔ لیکن مارشل لا وہ دوا ہے جو مریض کو ضرور استعمال کرنی چاہئے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر عراقی باشندوں کو ہوشیار اور ملک کو لاحق ہونے والے خطرہ کا منہ پھیرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ غداری عراق کے وجود پر اثر ڈال سکتی ہے۔ انہوں نے حزب مخالف سے اپیل کی کہ وہ حکومت سے تعاون کریں۔ اور کوئی داخلی کمزوری سوء ارادہ والوں کے لئے ہی مفید ہو سکتی ہے۔ بہترین پالیسی ملک کو اخلاقی اور مادی طور پر مستحکم بنانا ہے۔

ترکی نے معاہدہ بلقان کی توثیق کر دی

لندن ۲۱ مئی۔ یہاں کے سرکاری حلقوں نے اس اطلاع کا خیر مقدم کیا ہے۔ کہ ترکی کی مجلس کبیر ملی نے متفقہ طور پر ترکی یونان یوگوسلاوی معاہدہ کو منظور کر لیا ہے لندن میں اس معاہدے سے شروع ہی سے دلچسپی لی جا رہی تھی۔ اور اسے آزاد دنیا کے لئے۔ اول درجہ کی اہمیت کا حامل معاہدہ کہا جاتا ہے۔ یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ یہ معاہدہ کرنا ترکی اور یونان کے لئے نسبتاً آسان تھا۔ لیکن یوگوسلاوی حکومت کے مختلف بلکہ مخالف نظریات نے دشواریاں پیدا کر دی تھیں۔ اس لحاظ سے معاہدہ کو تعاون میں ایک سبق سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ جو یکساں خطرات کی صورت میں۔ دو مختلف نظریات رکھنے والوں کے مابین ہوا ہے۔

خفیہ کانفرنس میں آئزن ہاور کی شرکت

واشنگٹن ۲۱ مئی۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے کل غیر معمولی تاخیر سے اپنی حکومت کے اعلیٰ افسروں کے ساتھ ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ لیکن سرکاری حلقوں نے اس خفیہ کانفرنس کو کوئی خاص اہمیت دینے سے انکار کر دیا۔ صدر آئزن ہاور کے پریس سکرٹری سے جب اس کانفرنس کی اہمیت اور موضوع زیر بحث کے متعلق متعدد سوالات کئے گئے۔ تو پریس سکرٹری نے کسی قسم کا انکشاف کرنے سے انکار کر دیا۔

کراچی ۲۲ مئی۔ آنریبل مسٹر محمد علی وزیر مالیات و اقتصادی امور ۲۷ مئی کو پاکستان میل کے ذریعہ کراچی سے پشاور روانہ ہونگے۔ اور ۲۹ مئی کو پشاور پہنچ کے اسی دن موٹر سے ہرات روانہ ہو جائیں گے۔

دولتِ مشترکہ میں شریک ہونے والا پاکستانی وفد

وزیر اعظم کے علاوہ تین مزید ممبران پر مشتمل ہو گا

لنڈن ۲۲ رمئی۔ دولتِ مشترکہ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس ۳ رجون سے لنڈن میں منعقد ہوگی اس میں شریک ہونے والا پاکستانی وفد چار ممبران پر مشتمل ہو گا۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی وفد کی قیادت کریں گے۔ باقی ممبروں کے نام یہ ہیں (۱) برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ایم اے اصفہانی (۲) مسٹر ایم او اے بیگ (۳) پاکستان کابینہ کے سکرٹری مسٹر عزیز احمد ہائی کمشنر اور مسٹر بیگ۔ تو پہلے ہی سے لنڈن میں ہیں۔ مسٹر عزیز احمد وزیر اعظم کے ہمراہ پیر کو بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ جائیں گے۔

وزیر اعظم کی پریس کانفرنس بقیہ صفحہ اول

مسئلہ خوراک: خوراک کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ صوبوں اور ریاستوں کی حکومتوں سے درآمد شدہ گندم کی جو قیمت وصول کی جاتی ہے۔ اس میں یکم جون سے ایک روپیہ چار آنے فی من کی کمی کر دی جائے گی قیمتوں میں اس کمی کے باعث کراچی میں آٹا چھ آنے سیر کی بجائے سوا پانچ آنے اور میدہ پونے گیارہ آنے کی بجائے ساڑھے دس آنے سیر فروخت کیا جائے گا۔ اسی کے مطابق صوبوں اور ریاستوں میں بھی کمی کی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت کا منشا ہے کہ گیہوں اور چاول کی قیمتوں میں اس حد تک کمی کر دی جائے کہ کاشتکار پر بھی اس کمی سے برا اثر نہ پڑے اور عوام کو بھی آسانی سے یہ چیزیں مل سکیں۔ آپ نے کہا حکومت کو امید ہے کہ گیہوں کی قیمتوں میں مناسب حد تک کمی آنے سے کھانے پینے کی دوسری چیزوں کی قیمتوں میں بھی خود بخود کمی آجائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا۔ اس وقت ملک کو جو مسائل درپیش ہیں۔ ان میں سب سے اہم مسئلہ غذائی قلت کا مسئلہ ہے آپ نے کہا گیہوں کی عارضی قلت پر قابو پانے کے لئے حکومت پندرہ لاکھ ٹن غلہ درآمد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن یہ غذائی قلت کا مستقل حل نہیں ہے۔ غذائی قلت پر قابو پانے کا واحد اور مستقل حل یہ ہے کہ ملک میں پیداوار بڑھائی جائے۔ آپ نے کہا آبپاشی کے کئی طویل المیعاد اور قلیل المیعاد منصوبے عنقریب عملی جامہ پہننے والے ہیں جن سے کئی لاکھ ایکڑ زمین زیر کاشت آجائے گی۔

اقتصادی ترقی۔ پاکستان کی اقتصادی ترقی کے لئے حکومت نے منصوبہ بندی کا ایک بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ کے ممبر ملک کی ترقی کے منصوبے بنائیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا ملک کی اقتصادی ترقی کا واحد حل یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سامان ملک کے اندر تیار کیا جائے۔ عنقریب صنعتی اور تجارتی مشاورتی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔ جن میں تاجروں اور صناعوں کے نمائندے بھی لئے جائیں گے

مسئلہ کشمیر۔ کشمیر کے مسئلہ کے متعلق آپ نے کہا کہ حکومت کی پوزیشن اس بارے میں اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی۔ آپ نے کہا میرے اور پنڈت نہرو کی ملاقات کے دوران میں اولیت اس مسئلہ کو ہی حاصل ہوگی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں نے پنڈت نہرو کے خط کا جواب بھیج دیا ہے۔

خارجہ پالیسی۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے متعلق آپ نے کہا کہ پاکستان دنیا میں امن قائم رکھنے میں انتہائی امداد دے رہا ہے عالمی امن کے قیام کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے جھگڑوں کا پرامن طور پر تصفیہ ہو جائے کیونکہ اس میں لڑائی نفرت اور شبہ کے جراثیم موجود ہیں۔ آپ نے کہا بین الاقوامی کشیدگی کے اور بھی اسباب ہیں پاکستان ان کو دور کرنے میں بھی حتی الامکان امداد دے رہا ہے۔ پاکستان کو امید ہے کہ کوریا کا قضیہ جلد ختم ہو جائے گا اور اسکے بعد عوامی چین کو اقوام متحدہ کا پورا ممبر بنا لیا جائے گا۔ پاکستان کو یہ بھی امید ہے کہ برما ہند چینی اور ملایا میں بھی پرامن حالات قائم ہو جائیں گے۔ پاکستان کی سرحد برما سے ملتی ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کو جنوب مشرقی ایشیا کے حالات میں گہری دلچسپی ہے اور ان علاقوں میں تجارتی اور ثقافتی تعلقات سے بھی کیونکہ ان ممالک سے پاکستان کے معاشی اور ثقافتی رشتے وابستہ ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان اقوام متحدہ کے ذریعہ اجتماعی تحفظ کے اصول پر یقین رکھتا ہے لیکن جب تک اجتماعی تحفظ کا اصول مکمل طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا ہو

موجودہ وقت تک فطری طور پر پاکستان ایسے طریقے میں دلچسپی لے گا۔ جس کا مقصد علاقائی بنیاد پر اجتماعی تحفظ کے اصول کو فروغ دینا ہو۔

ہم ایک طویل جدوجہد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے

مصری نوجوانوں کی ریلی سے جنرل محمد نجیب کا خطاب

قاہرہ ۲۲ رمئی: مصر کے وزیر اعظم جنرل محمد نجیب نے کل رات یہاں "برٹش ریلی" سے خطاب کرتے ہوئے مصری عوام کو خبردار کیا۔ کہ انہیں ایک انتہائی مضبوط دشمن سے نہایت طویل جنگ لڑنی ہے انہوں نے کہا ہمیں نوجوانوں پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ اپنے فرائض کمال خوش اسلوبی سے ادا کریں گے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ سامراج اور غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے باعث ہم کیسی نازک صورت حال سے دوچار ہیں۔ قبل اس کے کہ ہمیں اپنے مقاصد کا صحیح احساس ہو ہمیں ایک طویل جدوجہد کرنی ہے۔ ریلی کے مخصوص نعرے "اتحاد۔ تنظیم اور کام" پر روشنی ڈالتے ہوئے جنرل نجیب نے کہا۔ ہمیں ایک نہایت مضبوط دشمن کا سامنا ہے۔ ہمارے لئے خدا پر ایمان اور اپنی قوم پر اعتماد سے بڑھ کر اور کوئی سہارا نہیں ہو سکتا۔

بیگم محمد علی نیویارک سے روانہ ہو گئیں

نیویارک ۲۲ رمئی: بیگم محمد علی وزیر اعظم پاکستان کی اہلیہ ملکہ الزبتھ دوم کی رسم تاجپوشی میں شرکت کے لئے چہار شنبہ کو "کوئن الزبتھ" جہاز کے ذریعہ نیویارک سے روانہ ہو گئیں موصوفہ کے ہمراہ ان کے دو صاحبزادے ہیں۔ موصوفہ ۲۵ رمئی کو لنڈن پہنچیں گی۔

وزیر اعظم کے خاندان کو الوداع کہنے کیلئے بہت سے لوگ آئے تھے جن میں مسٹر احمد شاہ بخاری اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ مسٹر طاعت حسین اقوام متحدہ میں پاکستان کے متبادل نمائندہ مسٹر ایم شفقت واشنگٹن میں پاکستان کے نائب سفیر۔ ان حضرات کے علاوہ نیویارک اور واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانہ کے دوسرے افسروں نے بھی آپ کو الوداع کہا۔

اخباری تصویروں کی نمائش

کراچی ۲۱ رمئی۔ اخباری تصویروں کی ایک نمائش پریس انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کونسل ہے کراچی کے پریس روم میں ۲۳ رمئی سے ۵ رمئی تک ہوگی۔ نمائش میں مقامی اخباری فوٹو گرافروں کی وہ تصویریں رکھی جائیں گی۔ جو بین الاقوامی نمائش میں بھیجی جائیں گی۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات کو نمائش دیکھنے کی دعوت دی جاتی ہے اوقات ۳ بجے شام سے ۶ بجے شام تک۔

بیروشلم ۲۲ رمئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں یہودیوں نے شرق اردن کی سرحد ... [illegible]

امریکی سفیر نے مزار پر پھول چڑھائے

کراچی ۲۲ رمئی: ہز ایکسیلنسی مسٹر ہوریس اے ہیلڈریتھ نے آج صبح قائد اعظم اور شہید ملت کے مزاروں پر پھول چڑھائے۔ سفیر موصوف کے ہمراہ مسٹر عبدالرؤف خان افسر تقریبات حکومت پاکستان اور امریکی سفارتخانے کے افسر بھی تھے۔

ڈاکٹر محمود حسین پروفیسر مقرر ہو گئے

کراچی ۲۲ رمئی۔ حکومتِ پاکستان کے سابق وزیر تعلیم ڈاکٹر محمود حسین کراچی یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر محمود حسین جو ایک مشہور تاریخ دان ہیں۔ مرکزی حکومت میں وزیر مقرر ہونے سے پہلے ڈھاکہ یونیورسٹی میں تاریخ کے پروفیسر تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کراچی یونیورسٹی میں شعبۂ تاریخ کے صدر بھی آپ ہی ہوں گے۔

پنجاب کے صنعت کاروں کے لئے قرضے کا انتظام

لاہور ۲۲ رمئی۔ حکومت پنجاب نے اس سال صنعت کاروں کو قرضہ دینے کے لئے ۱۴ لاکھ پچاس ہزار روپیہ منظور کئے ہیں۔ یہ قرضہ صرف غیر منقولہ جائداد کی ضمانت پر دیا جاتا ہے۔ جائداد کی مالیت قرضہ کی رقم سے دوگنی ہونی چاہئے۔ قرضے کی وصولی قسط وار چھ سال میں کی جاتی ہے۔ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز پنجاب نے ۱۵ رجولائی تک قرضے کی درخواستیں طلب کی ہیں۔

برف کی انتہائی قیمتیں مقرر کر دی گئیں

کراچی ۲۲ رمئی: چیف کمشنر کراچی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ کراچی کے کلکٹر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کراچی، آئس فیکٹری ایسوسی ایشن کے مشورہ سے کراچی میں برف کی انتہائی قیمتیں مقرر کر دی ہیں جو درج ذیل ہیں ڈیلیور کا ٹھکانہ پر ۴۰ پونڈ کی قیمت بشمول بکری ٹیکس ۲ روپے ۱۰ آنے۔ حدود بلدیہ میں خوردہ قیمت ۲ آنے فی سیر ملیر میں خوردہ قیمت ۲ آنے ۶ پائی فی سیر طلب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جو دوکاندار زیادہ دام لے اس کے نام کی اطلاع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو کر دی جائے۔